۴۔ ماریشس کی سیر

صغریٰ مہدی

پہلی بات : ہر ملک کی اپنی خصوصیات ہوتی ہیں۔ ان ملکوں کی معلومات حاصل کرنے اور نئی نئی جگہیں دیکھنے کا شوق بہت سے لوگوں کو ہوتا ہے۔ یہ لوگ ’سیاح‘ کہلاتے ہیں جو دنیا دیکھنے کے شوق میں سیاحت کرتے ہیں اور بہت سی نئی معلومات اور کارآمد تجربات حاصل کرتے ہیں۔ کچھ لوگ تجارت کے لیے، کچھ حصولِ تعلیم کے لیے، کچھ مذہبی مقامات کی زیارت کے لیے تو کچھ لوگ محض تفریح کے لیے سیاحت کرتے ہیں۔ ’ماریشس کی سیر‘ ایک سفرنامہ ہے جس میں بیرونِ ملک کے سفر کی رسمی کارروائیوں سے لے کر اس ملک کی سیاحت تک کی تفصیلات موجود ہیں۔

جان پہچان : صغریٰ مہدی کا اصل نام سیّدہ امامت فاطمہ تھا۔ وہ ۸/ اگست ۱۹۳۷ء کو بھوپال میں پیدا ہوئیں۔ ان کے والد سیّد علی مہدی پولس انسپکٹر تھے۔ صغریٰ مہدی کی ابتدائی تعلیم اپنے دادا کی نگرانی میں ہوئی۔ ڈاکٹر عابد حسین ان کے ماموں اور صالحہ عابد حسین ان کی ممانی تھیں۔ انھوں نے اعلیٰ تعلیم جامعہ ملیہ اسلامیہ، دلّی سے حاصل کی اور وہیں پروفیسر ہوگئیں۔ انھیں بچپن ہی سے ادب کا ذوق تھا۔ ان کا پہلا ناول ’پا بہ جولاں‘ ۱۹۷۲ء میں شائع ہوا۔ ۱۷/ مارچ ۲۰۱۴ء کو دلّی میں ان کا انتقال ہوگیا۔

ماریشس ایک انوکھا ملک ہے؛ بہت خوبصورت وحسین جزیرہ! وہاں کافی تعداد میں ہندنژاد لوگ رہتے ہیں۔ وہاں اُردو، ہندی بولی جاتی ہے، پڑھی اور پڑھائی جاتی ہے۔ وہاں سے طالبِ علم علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، جامعہ ملّیہ اسلامیہ اور لکھنؤ اُردو ہندی پڑھنے آتے ہیں۔ ہندی شعبے کے کئی رفیق ماریشس جاچکے ہیں۔ اطہر پرویز مرحوم جن کا تعلق مکتبہ جامعہ اور علی گڑھ سے تھا، وہاں اُردو پڑھانے کے لیے عرصے تک رہے تھے۔ ہماری ایک طالبِ علم یاسمین بودھی بھی ماریشس کی تھیں۔ انھوں نے ہمیں ماریشس آنے کی پرزور دعوت دی۔ ”آپ ماریشس کو بہت پسند کریں گی۔ ضرور کبھی آیئے گا۔“

”ضرور۔“ ہم نے فوراً وعدہ کرلیا اور اب جن ملکوں کی سیر کا ارادہ ہے، ان میں ماریشس کا بھی اضافہ کرلیا ہے۔

خدا بڑا مسبّبُ الاسباب ہے۔ نومبر کے مہینے میں یہ خبریں آنی شروع ہوئیں کہ ماریشس میں اُردو کانفرنس ہورہی ہے اور ہندوستان سے ایک وفد جارہا ہے۔ کاش، ہم بھی اس میں ہوتے! ۳/ دسمبر کو مژدہ ملا کہ ہمارا نام بھی اس میں ہے۔ پاسپورٹ ہمارا ہر دم تیار ہی رہتا ہے۔ بس فارین ایکسچینج لینے کے لیے جانا پڑا۔

شام کو پانچ بجے ہم اِندرا گاندھی ایئرپورٹ کے ایئر انڈیا کے کاؤنٹر پر کھڑے ہوگئے۔ سیّد حامد صاحب اپنی مخصوص مسکراہٹ کے ساتھ ایک طرف الگ کھڑے تھے۔ ایک خاتون چہرے پر غضب کی طمانیت، ہاتھ میں بیگ لیے بیگم حامدہ حبیب اللہ بھی تھیں۔

ع : دل نے کہا کہ لطفِ سفر ہے انھی کے ساتھ

ایئر انڈیا کی فلائٹ گیارہ بجے کے قریب بمبئی پہنچنے والی تھی اور ماریشس کی فلائٹ تین بجے تھی۔ سوتے جاگتے دہلی سے بمبئی کا سفر تمام ہوا۔ بمبئی پہنچ کر فوراً ایئر ماریشس میں آ گئے۔

ماریشس کا سفر بمبئی سے چھ گھنٹے کا ہے۔ وقت میں ڈیڑھ گھنٹے کا فرق ہے۔ پھر ناشتہ، سونا، فلم اور گیارہ بجے جہاز نے ماریشس

پر لینڈ کیا۔ بہت سے لوگ ہمیں لینے آئے۔ ہمارے ساتھ لکھنؤ کے میئر گپتا جی اور ان کی بیگم صاحبہ بھی تھیں۔ گپتا جی بہت باغ و بہار انسان ہیں۔ اُردو بہت اچھی طرح جانتے ہیں۔ انھوں نے کانفرنس میں جو پرچہ پڑھا، اس کا موضوع تھا 'اُردو اور سیکولرزم' اور مشاعرہ تو انھوں نے لوٹ لیا۔

پھر ایک بہت بڑی وین میں بیٹھ کر ہم لوگ ہرے بھرے درختوں سے گزرتے، پرسکون سڑکوں سے ہوتے، تر و تازہ ہوا اور ایک خاص طرح کی بھینی بھینی خوشبو کے احساس کے ساتھ ہوٹل پہنچے۔ میزبان نے اطلاع دی کہ چار بجے گارڈن پارٹی ہے۔ پارٹی میں سب لوگ بہت خوش تھے۔ کچھ خواتین گجراتی لباس میں تھیں۔ بعض مغربی لباس میں اور زیادہ تر شلوار قمیص میں تھیں۔

ماریشس کی بول چال کی زبان کریول ہے۔ سرکاری زبان انگریزی ہے۔ فرانسیسی بھی سمجھی جاتی ہے۔ ہندی اور اُردو بھی سبھی تھوڑی بہت بول لیتے ہیں۔ اس پارٹی میں دو چار نوجوان خواتین ہم سے پوچھنے لگیں، "یوسف بھائی کیوں نہیں آئے؟" چند لمحوں کو تو ہم چکرائے کہ مطلب دلیپ کمار سے ہے۔ یاد آیا کہ موصوف سے متعلّق ایک کتابچہ بھی اس تقریب میں تقسیم ہوا تھا۔ اخبار میں یہ بھی دیکھا تھا کہ وہ بھی ورلڈ کانفرنس میں جا رہے ہیں۔ پھر بیماری کی خبر بھی آئی تھی۔ ہم فوراً سنبھل گئے۔ "جی، ڈاکٹروں نے آرام کا مشورہ دیا ہے اس لیے ..."

صاحبو! ہے یوں کہ خاکسار کو دورانِ سفر مقامات اور مناظر سے زیادہ انسانوں اور ان کے روّیوں سے دلچسپی ہے۔

گارڈن والی پارٹی میں شہر کی ایک متموّل خاتون سے ہماری ساتھی فہمیدہ بیگم کی شناسائی ہوگئی تھی۔ ان کا نام شاہدہ اور کام بزنس تھا۔ ماریشس آنے والے ادیبوں، فنکاروں کی میزبانی اُن کے ہاں تھی۔ سات تاریخ کو لنچ سے پہلے ہمارے ہوٹل میں گورنر صاحب اور کمشنر صاحب آنے والے تھے اور ایک میٹنگ ہونی تھی۔ ناشتے کے بعد فہمیدہ بیگم، گلزار نقوی اور ہم شاہدہ کے ساتھ نکل گئے۔ اُس دن بازار بند تھے۔ اس شہر میں جہاں شاہدہ ہم کو لے گئی تھیں، بہت پوش علاقہ تھا۔ موسم خوشگوار تھا۔ سڑکیں صاف ستھری تھیں۔ لوگ آ جا رہے تھے مگر بھیڑ بھڑکا نہیں تھا، دھکّم پیل نہیں تھی۔ ٹریفک کا شور نہیں تھا۔ خوب صورت اور صاف ستھرے بنگلا نما گھر تھے۔ ایک بڑی سی دکان کھلی تھی۔ اس کے آگے پٹری پر بھی کچھ سامان، کپڑا وغیرہ بک رہا تھا۔ ایک ادھیڑ عمر کے حضرت نے جو کوٹ پتلون میں ملبوس تھے، ہم سے پوچھا، "آپ اُردو کی ورلڈ کانفرنس میں انڈیا سے آئی ہیں؟" مارے خوشی کے ہمارا برا حال ہوگیا۔ تو یہاں کے کاروباری لوگ بھی اُردو ورلڈ کانفرنس اور انڈیا سے دلچسپی رکھتے ہیں! پھر وہ ہم سے پوچھنے لگے، "انڈیا میں لوگ ماریشس کے بارے میں کیا خیالات رکھتے ہیں؟" ہم نے کہا، "بہت اچھے، نہایت دوستانہ۔ ہم کو تو یہاں سب کچھ اپنا سا لگتا ہے۔" پھر تو اُن کی خوشی کا ٹھکانا نہیں تھا۔ ہم نے شاہدہ کی مدد سے کچھ خریدا بھی۔ ہم نے دکان کے مالک سے کہا، "اچھا، شکریہ۔ اب تو کانفرنس میں ملاقات ہوگی۔" بولے، "طلعت عزیز کے پروگرام میں آئیں گے۔ غزلیں بہت اچھی لگتی ہیں۔"

شاہدہ چاہتی تھیں کہ ہم اُن کے گھر جائیں مگر ہمیں ہوٹل پہنچنے کی جلدی تھی جہاں گورنر صاحب اور ہائی کمشنر صاحب پہنچنے والے تھے۔ راستے میں گلزار نقوی صاحب رطب اللّسان تھے؛ ماریشس کے قدرتی مناظر کے، 'بہت اہم لوگوں' کی سادگی، عام لوگوں کی گرم جوشی کے۔ اُن کا خیال تھا کہ وہ زبان زدِ خاص و عام شعر ماریشس پر صادق آتا ہے۔

اگر فردوس بر روئے زمیں است
ہمیں است و ہمیں است و ہمیں است

اب ہم جہاں سے گزر رہے تھے، ایک طرف کچھ جھونپڑی جیسے گھر تھے۔ کبھی کبھی گنے کے ہرے بھرے کھیت آ جاتے تھے۔ دوسری طرف لیچی کے باغ تھے۔ گھنے پیڑوں پر سرخ سرخ لیچیوں کے گچھے لٹک رہے تھے۔ باغ سے باہر سڑک کے کنارے عورتیں اور بچے بیچنے کے لیے لیچیاں لیے بیٹھے تھے۔ لیچی کافی میٹھی تھی۔

ہوٹل پہنچے تو میٹنگ شروع ہوگئی تھی۔ ہائی کمشنر صاحب ماریشس کے بارے میں معلومات بہم پہنچا رہے تھے۔ کانفرنس ۹ر دسمبر کو شروع ہونی تھی اور ہم لوگ تین دن پہلے پہنچ گئے تھے۔ کانفرنس کے منتظمین نے پروگرام اس طرح بنایا تھا کہ ہم لوگ تھوڑی دیر کو بھی یہ محسوس نہ کریں کہ ہم دیارِ غیر میں ہیں۔

ماریشس اپنے خوبصورت ساحلوں کے لیے مشہور ہے۔ دو ایک ساحل ہم نے بھی دیکھے: چوڑے چوڑے ساحل اور دور تک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر، اُس دن اِتوار کی وجہ سے کافی چہل پہل تھی۔ واپسی میں ہم اُس ساحل پر اُترے جہاں خواتین و حضرات اِدھر اُدھر گھوم رہے تھے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں زیادہ تر انگریز اور فرانسیسی لوگ رہتے ہیں۔ وہاں سے واپسی میں بوٹانیکل گارڈن گئے جہاں ہندوستانی لیڈروں کے لگائے ہوئے پودے بھی تھے۔

۹ر دسمبر کو کانفرنس کا افتتاح ہوا۔ کانفرنس تین دن تک جاری رہی۔ زیادہ تر مقالوں میں اس کا بیورا پیش کیا گیا کہ اُردو کہاں کہاں بولی، پڑھائی اور سکھائی جاتی ہے۔ تینوں دن کانفرنس کے سارے سیشن بہت کامیاب رہے۔

بارہ کی دوپہر کو ہماری روانگی تھی۔ اُس دن پورٹ لوئس میں واقع اُردو انسٹی ٹیوٹ جانا تھا جو ایک طرح سے اُردو کا مرکز ہے۔ اُس کے سرپرست جناب احمد صاحب ہیں۔ اس کے روحِ رواں جناب عنایت حسین عیدن ہیں۔ وہ بہت انکسار سے بتا رہے تھے کہ وہاں اُردو کے فروغ میں کیا اُلجھنیں ہیں اور وہ اُن سے کیسے نمٹتے ہیں۔

ہوٹل آ کر جلدی جلدی سامان سمیٹا اور ایئرپورٹ کی طرف چل دیے۔ اب دل میں لوگوں کی محبت کا احساس تھا اور ماریشس کے حسین مناظر دل پر نقش تھے۔

معانی و اشارات

ہندنژاد	-	ہندوستانی نسل کا
رفیق	-	ساتھی، دوست
مسبّب الاسباب	-	سبب پیدا کرنے والا مراد اللہ تعالیٰ
مژدہ	-	خوش خبری
فارین ایکسچینج	-	بیرونی زرِمبادلہ، اپنے ملک کی کرنسی دے کر کسی دوسرے ملک کی کرنسی لینا
باغ و بہار انسان	-	خوش مزاج انسان
متموّل	-	مال دار، دولت مند
پوش علاقہ	-	صاف ستھرا علاقہ جہاں امیر لوگ رہتے ہیں
رطب اللسان	-	مداح، بہت تعریف کرنے والا
صادق آنا	-	سچ ثابت ہونا

بیورا	تفصیل	سیشن	جلسے
انکسار	عاجزی، خاکساری	روحِ رواں	اہم شخصیت

مشقی سرگرمیاں

➤ 'جان پہچان' کی مدد سے ذیل کا شجری خاکہ مکمل کیجیے۔

صغریٰ مہدی

- اصل نام ←
- والد کا نام ←
- ماموں کا نام ←
- ممانی کا نام ←
- تاریخِ پیدائش →
- مقامِ پیدائش →
- اعلیٰ تعلیم →
- تاریخِ وفات →

➤ سبق کا مطالعہ کرکے ذیل کی سرگرمیاں مکمل کیجیے۔

۱۔ صرف نام لکھیے۔

۱۔ ماریشس میں اُردو پڑھانے والے

۲۔ ماریشس کی طالبہ

۳۔ لکھنؤ کے میئر

۴۔ گارڈن والی پارٹی میں شریک متمول خاتون

۲۔ درج ذیل رواں خاکہ مکمل کیجیے۔

ماریشس

- بول چال کی زبان
- سرکاری زبان
- تھوڑی بہت بولی جانے والی زبان
- سمجھی جانے والی زبان

۳۔ ذیل کا شجری خاکہ مکمل کیجیے۔

ماریشس میں واقع اُردو مرکز

- نام
- سرپرست
- روحِ رواں

➤ ایک جملے میں جواب لکھیے۔

۱۔ ماریشس میں کون کون سی زبانیں پڑھی اور پڑھائی جاتی ہیں؟

۲۔ مصنفہ کو ماریشس آنے کی دعوت کس نے دی؟

۳۔ ماریشس کے سفر میں مصنفہ کے ساتھ کون کون تھے؟

۴۔ لکھنؤ کے میئر گپتا جی نے کس کانفرنس میں کس موضوع پر پرچہ پڑھا؟

۵۔ گارڈن پارٹی میں خواتین کس طرح کا لباس پہنے ہوئی تھیں؟

۶۔ ورلڈ کانفرنس میں یوسف صاحب کیوں نہیں شریک ہو سکے؟

۷۔ مصنفہ کا خوشی کے مارے برا حال کیوں ہوگیا؟

۸۔ ماریشس کس لیے مشہور ہے؟

۹۔ ماریشس کانفرنس کے منتظمین نے پروگرام کس طرح ترتیب دیا؟

➤ مختصر جواب لکھیے۔

۱۔ مصنفہ ماریشس کا سفر کیوں کرنا چاہتی تھیں؟

۲۔ مصنفہ شاہدہ کے گھر کیوں نہ جاسکیں؟

۳۔ ماریشس اُردو کانفرنس کے بارے میں ترتیب وار لکھیے۔

➢ مفصل جواب لکھیے۔

۱۔ مصنفہ نے ماریشس میں شاہدہ کے ساتھ جس شہر میں تفریح کی اس کی تفصیل ان نکات کے تحت لکھیے :
علاقہ، موسم، سڑکیں، گھر۔

۲۔ ماریشس کے بازار سے متعلق مصنفہ کے تاثرات قلم بند کیجیے۔

۳۔ سبق کی مدد سے ماریشس میں اُردو کے بارے میں تفصیل دیجیے۔

۴۔ ماریشس کے ساحل سے متعلق مصنفہ کے تاثرات لکھیے۔

سیدھی بات

➢ درج ذیل بیانات کو سبق کی روشنی میں صحیح کر کے دوبارہ لکھیے۔

۱۔ اُردو کانفرنس میں شرکت کے لیے مصنفہ امریکہ گئیں۔

۲۔ میزبان نے اطلاع دی کہ چار بجے غزل کا پروگرام ہے۔

۳۔ پارٹی میں دو چار نوجوان ہم سے پوچھنے لگے، "یوسف بھائی کیوں نہیں آئے؟"

۴۔ گھنے پیڑوں پر سرخ سرخ انگوروں کے گچھے لٹک رہے تھے۔

۵۔ واپسی میں بوٹانیکل گارڈن گئے، جہاں ہندوستانی لیڈروں کے مجسّمے لگے ہوئے تھے۔

۶۔ ہائی کمشنر صاحب ممبئی کے بارے میں معلومات بہم پہنچا رہے تھے۔

زورِ قلم

➢ 'میرا یادگار سفر' اس عنوان پر دس سطریں لکھیے۔

➢ 'احوالِ سفر' سرخی کے تحت اسکول کی تعلیمی سیر کا احوال درج ذیل نکات کی مدد سے لکھیے۔

(الف) سیر کا تجسّس (ب) تیاری
(ج) تفریحی مقام (د) مشاہدات
(ہ) تاثرات

آئیے، زبان سیکھیں

مترادف الفاظ

ذیل کے جملوں میں خط کشیدہ الفاظ پر غور کیجیے۔

۱۔ مال و دولت کے سارے وسائل انھیں حاصل تھے۔
۲۔ وہ بہت زیادہ غور و فکر کرنے والے تھے۔
۳۔ گیتا جی بہت باغ و بہار انسان ہیں۔
۴۔ لوگ آ جا رہے تھے مگر دھکم پیل نہیں تھی۔
۵۔ اتنے موٹے تگڑے ہو کر بھیک مانگتے ہو۔

بات میں زور پیدا کرنے کے لیے ہم کبھی اپنے جملوں میں ایسے الفاظ لاتے ہیں جو معنی کے اعتبار سے ایک دوسرے سے قریب ہوتے ہیں۔ یعنی دونوں لفظوں کے معنی یکساں ہوتے ہیں۔ اوپر کی مثالوں میں 'مال و دولت، غور و فکر، باغ و بہار' کی ترکیبوں میں بھی لفظوں کے معنی ملتے جلتے ہیں۔ ان کے علاوہ 'دھکم پیل' اور 'موٹے تگڑے' میں دونوں اجزا معنی کے لحاظ سے یکساں ہیں۔ وہ الفاظ جو معنی میں ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہوں، انھیں 'مترادف الفاظ' کہتے ہیں۔

➢ پڑھے گئے اسباق میں سے مترادف الفاظ کی مثالیں تلاش کیجیے۔

واو عطف

کبھی کبھی مختلف معنی والے الفاظ کو بھی 'و' سے جوڑا جاتا ہے۔ جیسے: خواتین و حضرات، کردار و واقعات، شب و روز۔ دو لفظوں کو جوڑنے والے 'و' کو 'واو عطف' کہتے ہیں۔ اس طرح 'و' سے جوڑ کر بننے والی ترکیب کو 'عطفی ترکیب' کہتے ہیں۔ انھیں پڑھتے یا ادا کرتے وقت 'و' کو پہلے آنے والے لفظ کے آخری حرف سے جوڑ کر پڑھنا یا ادا کرنا چاہیے۔ جیسے: مالو دولت/ شبو روز وغیرہ۔ اس طرح 'و' سے جڑنے والے لفظوں کو 'معطوف' کہا جاتا ہے۔ عطفی ترکیبوں میں 'و' کے معنی 'اور' ہوتے ہیں۔

NM6NVE